گھر کے دو کمروں میں ایک ہی آیتِ سجدہ پڑھنے پر کتنے سجدے ہونگے؟

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3569

تاریخ اجراء: 16 شعبان المعظم 1446ھ / 15 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھ کر آیت سجدہ پڑھی اور اس پر سجدہ واجب ہو گیا، اب اس نے دوسرے کمرے میں بیٹھ کر پھر وہی آیت سجدہ پڑھی، تو کیا اس پر دوسرا سجدہ واجب ہو گا؟ اسی طرح اگر کسی بالغ طالب علم نے چھوٹے مدرسے یا چھوٹی مسجد میں ایک مرتبہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر آیت سجدہ پڑھی اور دوسری مرتبہ قریب ہی جا کر اپنے استاد صاحب کو سبق سناتے وقت وہی آیت سجدہ پڑھی، تو اب اس طالب علم پر ایک سجدہ واجب ہو گا یا دو؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی شخص نے گھر کے ایک کمرے میں بیٹھ کر آیتِ سجدہ پڑھی، پھر وہی آیت دوسرے کمرے میں بیٹھ کر ایک یا کئی بار پڑھی، تو اس پر صرف ایک سجدہ واجب ہو گا، کیونکہ ایک ہی گھر کے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانے سے مجلس نہیں بدلے گی (جبکہ مکان بڑا نہ ہو جیسے شاہی محل، اگر ایسا ہو تو وہاں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی اور دوسری مرتبہ وہی آیت پڑھنے سے دوسرا سجدہ لازم ہو گا)۔ البتہ! دو یا اس سے زیادہ مختلف آیاتِ سجدہ تلاوت کیں، تو اب اس صورت میں ایک سجدہ کافی نہیں ہو گا، بلکہ ہر بار کے لیے الگ الگ سجدہ کرنا واجب ہو گا۔

اسی طرح اگر بالغ طالب علم نے چھوٹے مدرسے یا چھوٹی مسجد میں ایک مرتبہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر آیت سجدہ پڑھی اور دوسری مرتبہ قریب ہی جا کر اپنے استاد صاحب کو سبق سناتے وقت وہی آیت سجدہ پڑھی، تو اس پر ایک ہی سجدہ لازم ہو گا۔ ہاں! اگر سجدے کی مختلف آیتیں پڑھیں، تو ہر آیت کے بدلے میں الگ سجدہ لازم ہو گا۔

نوٹ: نابالغ بچہ اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرے یا سُنے، تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہو گا، البتہ اگر نابالغ نے تلاوت کی اور عاقِل بالغ مسلمان نے اس سے آیتِ سجدہ کی تلاوت سُنی، تو سُننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے"والمجلس واحد وإن طال أو أكل لقمة أو شرب شربة أو قام أو مشى خطوة أو خطوتين أو انتقل من زاوية البيت أو المسجد إلى زاوية إلا إذا كانت الدار كبيرة كدار السلطان۔" ترجمہ: مجلس ایک ہی شمار ہو گی اگرچہ طویل ہو جائے یا ایک لقمہ کھالیا یا ایک گھونٹ پانی پی لیا یا کھڑا ہو گیا یا ایک دو قدم چل لئے یا گھر یا مسجد کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے کی طرف منتقل ہوا، مگر یہ کہ گھر بڑا ہو جیسا شاہی محل ہوتا ہے۔(فتاوی ہندیہ، ج1، ص134، دارالفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے"والأصل في وجوب السجدة أن كل من كان من أهل وجوب الصلاة إما أداء أو قضاء كان أهلا لوجوب سجدة التلاوة ومن لا فلا، كذا في الخلاصة حتى لو كان التالي كافرا أو مجنونا أو صبيا أو حائضا أو نفساء۔۔۔لم يلزمهم وكذا السامع، كذا في الزاهدي ولو سمع منهم مسلم عاقل بالغ تجب عليه لسماعه" ترجمہ: سجدہ تلاوت کے وجوب میں اصل یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ادایا قضا نماز کے وجوب کا اہل ہو، تو وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا بھی اہل ہو گا اور جو وجوبِ نماز کا اہل نہیں وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا بھی اہل نہیں ہو گا، یونہی خلاصہ میں ہے، حتی کہ آیتِ سجدہ کافر یا مجنون یا بچے یا حیض و نفاس والی عورت نے پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں ہو گا، یونہی زاہدی میں ہے اور ان سے کسی مسلمان عاقل بالغ نے سنی تو سماعت کی وجہ سے اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو گا۔(فتاوی ہندیہ، ج1، ص132، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم